REGD. NO. L.5254

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹ - تار کا پتہ - ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — یوم جمعہ
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے
۲۶ جمادی الاول ۱۳۸۲ھ

ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ — ۲۶ اخاء ۱۳۴۱ ہش — ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۲ء — نمبر ۲۴۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۵ اکتوبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعائیں فرماتے رہیں

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۵ اکتوبر۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی طبیعت تاحال بحال نہیں ہوئی دو روز سے ہلکی سی حرارت بھی ہے اور ضعف بہت ہے احباب جماعت شفائے کامل وعاجل کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ایک غلطی کی اصلاح

(حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

میرے مضمون "یقیناً آنحضرت صلعم ہی آخر الانبیاء ہیں" مطبوعہ الفضل ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۲ء صفحہ ۲ کے کالم ۲ کی سطر ۶ میں یہ الفاظ چھپے ہیں کہ "نئی مسجدوں کے بننے سے آخر الانبیاء کا مفہوم باطل نہیں ہوتا" اس فقرے میں انا آخر الانبیاء کا لفظ سہو کتابت سے غلط لکھا گیا ہے اس کی جگہ "آخر المساجد" چاہیئے دوست اس غلطی کو درست کر لیں تا کہ کسی غلط فہمی کا امکان نہ رہے۔ والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۳/۱۰/۶۲

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا کی رحمت فرمانبرداروں اور راستبازوں پر ہوتی ہے

ایسے لوگ پاک چشمہ سے دھوئے جاتے ہیں جس کا دھویا ہوا پھر کبھی میلا اور ناپاک نہیں ہوتا۔

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ خدا کی رحمت فرمانبرداروں اور راستبازوں پر ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کے حضور نیکی اور پاکیزگی کا تحفہ لے کر جاتے ہیں اور شرارتوں اور بدکاریوں سے اس لئے دور رہتے ہیں کہ وہ جانتے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ سے بُعد اور حرمان کا موجب ہیں۔ ایسے لوگ ایک پاک چشمہ سے دھوئے جاتے ہیں جس کا دھویا ہوا پھر کبھی میلا اور ناپاک نہیں ہوتا اور انہیں وہ شربت پلایا جاتا ہے۔ جس کے پینے والا کبھی پیاسا نہیں ہو سکتا۔ انہیں وہ زندگی عطا ہوتی ہے۔ جس پر کبھی موت وارد نہیں ہوتی۔ انہیں وہ جنت دیا جاتا ہے جس سے کبھی نکلنا نہیں ہوتا۔ برخلاف اس کے وہ لوگ جو اس چشمہ سے سیراب نہیں ہوتے اور خدا کے ہاتھوں سے جس کا مسح نہیں ہوتا وہ خدا سے دُور جا لگتے ہیں اور شیطان کے قریب ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے خدا کی طرف آنا چھوڑ دیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ نہ ان میں تسلی کی کوئی راہ باقی ہے نہ ان کے پاس دلائل ہیں اور نہ تاثرات۔" (الحکم ۲۴ دسمبر ۱۹۰۱ء)

عزیزہ امۃ الحفیظ بیگم کی بیماری کے متعلق تازہ اطلاع

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

لاہور کے واسطے سے لنڈن سے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع ملی ہے کہ عزیزہ ہمشیرہ امۃ الحفیظ بیگم سلمہا کو رات کے وقت منہ میں کوئی چیز محسوس ہوئی جس کا نمکین ذائقہ تھا۔ مگر اس کا خیال نہ کیا گیا۔ صبح اٹھ کر تھوکا تو تھوک کے ساتھ گلے میں سے جما ہوا خون (کلاٹ) نکلا۔ اس پر ڈاکٹروں نے تاکید کے ساتھ فوراً بستر میں مکمل آرام کرنے کے لئے لٹا دیا۔ اور اب مختلف قسم کے ٹسٹ ہو رہے ہیں جس کے بعد معلوم ہوگا کہ بیماری کیا ہے۔ فی الحال ان کی واپسی کا پروگرام ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اور وہ اس اچانک بیماری کی وجہ سے بہت گھبرائی ہوئی ہیں۔ مخلصین جماعت ان کی صحت یابی اور بخیریت واپسی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ مگر انکو کوئی عزیز ایسا خط یا تار نہ بھجوائے جس سے انکو اپنی بیماری کی تفصیل کا علم ہو سکے۔ تا کہ پریشانی میں اضافہ نہ ہو۔

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۴/۱۰/۶۲

محکمۂ اوقاف حکومتِ مغربی پاکستان کی طرف سے

مقالہ نویسی کے مقابلہ میں جامعہ احمدیہ کے دو طلبا کی نمایاں کامیابی

انگریزی میں بہترین مقالے لکھنے پر سو سو روپے کے نقد انعامات

ربوہ ۲۵ اکتوبر۔ محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ مطلع فرماتے ہیں کہ محکمہ اوقاف حکومت مغربی پاکستان نے پچھلے دنوں عربی مدارس میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کے لئے مختلف دینی موضوعات پر مقالہ نویسی کے ایک انعامی مقابلہ کا اعلان کیا تھا اور ہر دو موضوعات پر اردو یا انگریزی میں بہترین مقالہ لکھنے والے دو طلباء کیلئے سو سو روپے نقد کے دو انعامات مقرر کئے گئے تھے۔ اس مقابلہ میں مغربی پاکستان کے مختلف دارالعلوموں اور عربی مدارس کے ۱۲ طلبہ نے مقالے پیش کئے۔ ان میں جامعہ احمدیہ ربوہ کے بھی تین طلباء

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر دپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ اکتوبر ۶۲ء

انصار اللہ کا اجتماع

انصار اللہ کا اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل سے اگلے جمعہ کو بعد نماز جمعہ شروع ہو رہا ہے اور انشاء اللہ اتوار تک رہے گا۔ اس دفعہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام کا اجتماع نہایت کامیاب رہا ہے اور پہلے کی نسبت خدام بہت زیادہ تعداد میں شامل ہوئے ہیں۔ اس لئے ہمیں امید بلکہ یقین ہے کہ انصار اللہ کا اجتماع خدام کے اجتماع سے بھی بڑھ چڑھ کر رہے گا اور انصار کی زیادہ سے زیادہ تعداد شمولیت کرے گی۔

سالانہ اجتماع کی جو برکات ہیں ان کے متعلق ہمیں زور دینے کی ضرورت نہیں۔ انصار جیسے پختہ کار احباب خود اچھی طرح اس کو سمجھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ ان پر جماعت کے لحاظ سے کیا فرائض عائد ہوتے ہیں۔ جہاں ایک طرف ان کی اپنی فلاح دین کا بہترین نمونہ بننے پر منحصر ہے وہاں ان پر نوجوانوں اور اطفال کے سامنے بہترین نمونہ پیش کرنے کی ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے۔ اس طرح انصار کی دوہری ذمہ داری ہے اور اس دوہری ذمہ داری کی وجہ سے ان کے لئے ضروری ہے کہ تعلیم و تربیت کی طرف زیادہ توجہ دیں۔

بزرگوں کا اجتماع بذاتِ خود ایک بیش بہا برکت ہے ان کی اجتماعی دعائیں بحیثیت مجموعی جماعت اور افراد جماعت کے تقویٰ اور دینداری میں ترقی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ اس لئے ہمیں یقین واثق ہے کہ ہمارے یہ بزرگ ان ذمہ داریوں اور فیوض و برکات کو سمجھتے ہوئے جو ان کی ذات کے ساتھ وابستہ ہیں۔ آنے والے اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں حصہ لیں گے اور اپنی دعاؤں سے ربوہ کی فضا کو معمور کر دیں گے تاکہ ربّ العزت ہمارے بچوں۔ ہمارے نوجوانوں۔ ہمارے بزرگوں اور ہماری مستورات کو اپنے دین کی خدمت کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا کرے۔ ایسی دعائیں کہ جن سے آسمان کے دروازے کھل جائیں اور اللہ تعالیٰ کے مبشر فرشتے زمین پر نازل ہوں جو ہمارے دلوں کو سیدنا حضرت محمدؐ رسول اللہ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے خلفاء کی پیروی کے جذبات سے ابھار دیں۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کی مدد سے توحید باری تعالیٰ اور رسالتِ محمدیہ کا پرچم تمام دنیا کے کناروں پر لہرا دیں۔ ہم اکٹھے ہو کر دردِ دل کے ساتھ دعائیں مانگیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو جلد از جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ اور ہم آپکی دلکش تقریروں سے پھر سرفراز ہوں۔ اللّٰھم آمین +

حقیقی فتنہ اور اس کا علاج

ہفت روزہ "شہاب" مؤرخہ ۱۱؍۱۰؍۶۲ میں ایک مراسلہ شائع ہوا ہے جس میں ان علماءؒ کو کوسا گیا ہے جو مودودی صاحب کے فتنہ کا تدارک کرنا چاہتے ہیں۔ شہاب نے خود بھی ان علماء کو سخت سست کہا ہے۔ چنانچہ اس نے اس بارے میں جو کچھ لکھا تھا وہ ہم الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں نقل کر چکے ہیں۔ شہاب میں اس خط کو ملاحظہ کیجیے۔ اس مضمون کو پڑھیے اور اسی "شہاب" میں پھر "حضر ظفر اللہ خاں کی تردید" کے زیرِ عنوان مدیرِ شہاب کے اداریہ پر بھی غور کیجیے۔ چوہدری صاحب کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے اپنا صدر منتخب کر لیا ہے صدر ایوب نے اپنے ایک بیان میں اس پر خوشی کا اظہار فرمایا ہے اور پاکستان کے حقیقی بہی خواہ خوش ہو رہے ہیں کہ چوہدری صاحب کو جو ایک پاکستانی ہیں اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز عطا کیا ہے کہ تقریباً تمام دنیا کی چھوٹی بڑی حکومتوں کے نمائندے ان کے فیصلہ کے آگے سر جھکا دیتے ہیں ــــ کتنی شان ہے پاکستان کی ؟!۔

مگر ہمارا "ملّا" شہاب پھر بھی سوال کر رہا ہے کہ چوہدری صاحب نے جو تقریریں "اسلام اور دنیا کی مشکلات کا حل" پر کی تھی اس میں "قادیانیت" کا ذکر کیا تھا یا نہیں ؟۔ اور اس سوال پر ایک اشتعال انگیزی کا ایسا ہوائی قلعہ تیار کر کے رکھ دیا ہے کہ پڑھنے والے کے لب پر معاً یہ شعر آ جاتا ہے :-

دین کا فکر و تدبیر جہاد
دین ملّا فی سبیل اللہ فساد

خیر یہ تو ایک بات برسبیل تذکرہ آ گئی ہے اصل بات جو ہم مودودی صاحبان اور دیگر اہلِ علم حضرات کی خدمت میں عرض کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ جو طریقے اسلام کی خدمت کے نام سے انہوں نے شروع کر رکھے ہیں وہ فائدہ کی بجائے سخت نقصان پہنچانے والے ہیں جس مرض کا ذکر شہاب اور مراسلہ نگار نے کیا ہے جب تک اس کی وجوہات پر غور نہیں کیا جائے گا۔ اور اس کا صحیح تدارک سوچنے کی کوشش نہ کی جائے گی اور پھر ایک مؤثر اور صحیح نسخہ اس کے علاج کے لئے تجویز نہ کیا جائے گا اور اس نسخہ کو استعمال نہیں کیا جائے گا یہ لعنت جس کے یہ لوگ شاکی ہیں دور نہیں ہو سکیگی۔

مراسلہ نگار چاہتے ہیں کہ بے دینی کے انسداد کے لئے تمام اہلِ علم حضرات یا تمام فرقِ اسلام کا ایک متحدہ محاذ قائم ہو جائے یہاں تک تو ٹھیک ہے مگر جس مرض کو مراسلہ نگار متحدہ محاذ کے لئے مہلک سمجھتے ہیں خود بھی اس مرض میں بُری طرح مبتلا ہیں۔

مراسلہ نگار کو شکوہ یہ ہے کہ دوسرے اہلِ علم حضرات جو مودودی صاحب کے خلاف سرگرم عمل ہیں وہ مودودی صاحب کی سرگرمیوں کو "فتنہ" کیوں سمجھتے ہیں لیکن وہ خود اس مراسلہ میں "قادیانیت" وغیرہ کو بھی وہ فتنے بیان کرتے ہیں جن کے انسداد کے لئے متحدہ محاذ بنانا چاہتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ دوسروں کا مودودیت کو فتنہ سمجھنا تو اچھا نہیں البتہ فتنہ "قادیانیت" وغیرہ کو فتنہ سمجھیے اور ان کے خلاف متحدہ محاذ بنائیے۔ سوال یہ ہے کہ اگر فتنوں کے خلاف ہی متحدہ محاذ بنانا اسلام کی بڑی خدمت ہے تو کیا مخالفین مودودیت یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم اہلِ علم حضرات نے "فتنہ مودودیت" کے خلاف بھی متحدہ محاذ بنایا ہے جس طرح مودودیوں کے نزدیک، مودودیت فتنہ نہیں ہے اسی طرح "قادیانیوں" کے نزدیک "قادیانیت" فتنہ نہیں ہے بلکہ وہ اس کو ہی حقیقی اسلام سمجھتے ہیں اس لئے جس طرح مودودیے قادیانیت کو فتنہ سمجھتے ہیں اسی طرح مودودیت ایک بہت بڑا فتنہ ہے خواہ مراسلہ نگار کے نزدیک مودودیت ہی عین اسلام ہے۔

اس طرح ہماری تشخیص میں ہمارے اہلِ علم حضرات کا اصل مرض یہ ہے کہ وہ بجائے خود کوئی تعمیری کام کرنے کے ایک دوسرے کو فتنہ سمجھ کر بزعم خود فتنے مٹانے میں لگے ہوئے ہیں اور اس سے وہ تمام جھگڑے۔ تنازعات اور لڑائیاں پیدا ہو رہی ہیں جن میں ان کا وہ تمام وقت اور طاقت صرف ہو رہی ہے جو حقیقی فتنہ یعنی "بے دینی" کو مٹانے میں خرچ ہونی چاہیئے تھی۔

پھر غور کیجئے سوال یہ ہے کہ اگر مراسلہ نگار کے نزدیک "قادیانیت" وغیرہ فتنے ہیں تو باقی علمائے کرام کے نزدیک جن کے وہ شکوہ سنج ہیں مودودیت کیوں فتنہ نہیں ہونی چاہیئے۔ اگر اس کے نزدیک قادیانیت وغیرہ کا استیصال ضروری ہے تو علمائے کرام کے نزدیک مودودیت کا استیصال کیوں ضروری نہیں ؟ لہٰذا اصل مرض یہی ہے کہ ہر ایک اپنی آنکھ کا شہتیر تو نہیں دیکھ سکتا مگر دوسروں کی آنکھ کا تنکا دیکھتا ہے۔ اور اس کو فتنہ فتنہ کہہ کر اپنی قوتیں اس میں صرف کر دیتا ہے۔ چنانچہ احمدیت کے مقابلہ میں دوسروں کی طرح مودودی صاحبان بھی یہی کر رہے ہیں۔ سنہ ۱۹۵۳ء کے فسادات میں ان لوگوں نے انہی علمائے کرام کے ساتھ مل کر جو پارٹ ادا کیا تھا وہ ہم سے بہتر آپ لوگ ہی جانتے ہیں۔ اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھئے پھر آپ اب کس منہ سے انہی اہلِ علم حضرات کا شکوہ کر رہے ہیں ؟ "مسئلہ قادیانی" جو سراسر افتراؤں اور اتہامات پر مشتمل ہے کس نے لکھا تھا ؟ اور آج بھی رسالہ "ختمِ نبوت" لکھ کر کلام اللہ اور احادیث نبوی کا نعوذ باللہ مذاق کس نے اڑایا ہے ؟

دوستو! اگر اسلام کی کوئی خدمت کرنا چاہتے ہو تو پہلے خود "اختلافات" کے لئے قوتِ برداشت پیدا کرو اور اسلام کے اس اصول کو اپناؤ کہ

لا اکراہ فی الدین

(باقی ملاحظہ ہو صفحہ ۴ پر)

ضروری اعلان

ان طلباء اور طالبات کی اطلاع کے لئے جو امسال پُرانے کورس کا میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں اور جن کو اپنے طور پر کورس تیار کرنے میں دقت محسوس ہو رہی ہے اعلان کیا جاتا ہے کہ ایک ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر جو ماشاء اللہ انگریزی اور سوشل سٹڈیز میں خاص طور پر ماہر ہیں اور تیس سالہ تعلیمی تجربہ رکھتے ہیں ربوہ میں رہائش پذیر ہیں۔ ٹیوشن کے خواہاں طلباء اور طالبات فوراً مجھ سے رابطہ قائم کر کے فائدہ اٹھائیں۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

دارالافتاء ربوہ

چند سوال اور ان کے جواب

از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل مفتی سلسلہ احمدیہ

سوال ۱

جناب انجینئر لیس پر بڑی بھیڑ تھی۔ مجھے راولپنڈی ضروری کام کے لئے جانا تھا۔ کھڑکی کے ہینڈل پکڑ کر کھڑے کھڑے سفر کیا۔ کوشش کے باوجود مغرب اور عشاء کی نماز وقت پر ادا نہ کر سکا۔ کیا میں ان فوت شدہ نمازوں کی قضا کر سکتا ہوں۔

جواب

اگر انسان سو جائے بھول جائے یا کسی شدید مجبوری کی وجہ سے وقت پر نہ پڑھ سکے تو اس نماز کو بعد میں جب موقعہ ملے پڑھ سکتا ہے۔ اس میں اسے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی طرح ثواب ملے گا۔ جیسے اس نے وقت پر ہی نماز پڑھی ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔

اذا رقد احدکم عن الصلوٰۃ اوغفل عنھا فلیصلّھا اذا ذکرھا فان اللہ عزوجل یقول اقم الصلوٰۃ لذکری (مسلم)

یعنی اگر تم میں سے کوئی سو جائے بھول یا کسی اور وجہ سے وقت پر نماز نہ پڑھ سکے تو جب اسے یاد آئے اور اطمینان کا موقعہ (ہو) یہ نماز پڑھ لے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد اقم الصلوٰۃ لذکری میں اسی کی طرف اشارہ ہے کہ میری یاد کا موقعہ آنے پر نماز کے لئے کھڑا ہو جا۔ بہرحال مجبوری کے حالات میں موقعہ ملنے پر جب بھی نماز پڑھی جائے وہ وقت کے اندر ہی نماز سمجھی جائیگی۔ اور قضا سے اس کا تدارک ہو جائے گا

سوال ۲

تدفین کے بعد مٹھوڑی ڈالنے اور فاتحہ خوانی کا رواج ہے کیا یہ جائز ہے۔

جواب

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ نے ایسا نہیں کیا ہمیں بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ بدعت ہوگی۔ البتہ تعزیت کے لئے جانا یا تعزیت کا خط لکھنا اور اظہار افسوس کرنا۔ دل میں یا زبان سے ہاتھ اٹھائے بغیر دعائے مغفرت کرنا جائز ہے اور جماعت احمدیہ کا اسی کے مطابق عمل ہے۔

سوال ۳

اجتماعی رنگ میں قرآن پاک کا ختم کراتے ہیں اور پھر اس موقعہ پر دیگ وغیرہ پکا کر قرآن پڑھنے والوں کو کھلاتے ہیں اور تقسیم کرتے ہیں کیا یہ جائز ہے۔

جواب

اگر اس رسم میں کوئی بھلائی ہوتی تو سب سے پہلے خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے صحابہ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء اسے باہتمام خاص اختیار کرتے۔ لیکن اس کا ثبوت نہ تو احادیث میں موجود ہے۔ اور نہ تاریخ میں پھر ہم اسے جائز کیسے کہہ سکتے ہیں۔ البتہ اس قسم کی رسموں سے روکنے میں حکمت و موعظت سے کام لینا چاہیئے لعن طعن اور درشتی مناسب نہیں۔

سوال ۴

اگر کوئی شخص بیمار ہو اور اس کی طرف سے بطور صدقہ بکرا ذبح کیا جائے۔ تو کیا وہ گوشت گھر میں استعمال ہو سکتا ہے۔ ہمسایوں کو دیا جا سکتا ہے۔ یا صرف غریبوں یتیموں کا حق ہے۔ اگر کسی گاؤں میں غریب یتیم نہ ہوں تو پھر کیسے استعمال کیا جائے کیونکہ کھانے والی چیز تو جلد خراب ہو جاتی ہے۔

جواب

صدقہ کا گوشت صرف غرباء اور مساکین کو کھلایا جا سکتا ہے۔ صدقہ دینے والا نہ خود کھا سکتا ہے۔ اور نہ ہی کسی امیر یا کھاتے پیتے آدمی کو دے سکتا ہے۔ اگر کسی جگہ کوئی غریب نہیں (گو بلحاظ حالات یہ ایک فرضی سوال نظر آتا ہے) تو پھر خود صدقہ دینے کی بجائے صدقہ کی رقم مرکز میں بھجوا دی جائے۔ اور ساتھ ہی مقصد اور طریق خرچ لکھ دیا جائے مرکز اس کی خواہش کے مطابق مقامی یا دوسری جگہ کے غرباء میں اس کے صدقہ کو تقسیم کرنے کا اہتمام کرے گا۔

سوال ۵

قربانی کا جانور اگر حاملہ ہو تو کیا اس کی قربانی دی جا سکتی ہے۔

جواب

قربانی کا جانور اگر حاملہ ہو تو بھی اس کی قربانی جائز ہے۔ تاہم کوشش یہی کرنی چاہیئے کہ اس جانور کو قربان کیا جائے جو حاملہ نہ ہو۔

سوال ۶

اگر شکاری کتوں کے ساتھ شکار کھیلا جائے۔ اور کتے کے منہ سے شکار کو زخم ہو جائے۔ تو کیا ایسے شکار کو ذبح کر کے کھانا جائز ہے

جواب

شکاری کتا اگر بسم اللہ پڑھ کر چھوڑا جائے تو اس کا پکڑا ہوا شکار حلال ہے۔ اگر وہ شکار زندہ ہاتھ آ جائے۔ تو اسے ذبح کرنا چاہیئے خواہ کتے نے اسے زخمی کر دیا ہو۔ اور اگر وہ شکار زندہ ہاتھ نہ لگے۔ بلکہ کتے نے اسے مار دیا ہو۔ یا کتے سے زخمی ہو کر دوڑ گیا ہو۔ اور پھر وہ جا کر خون نکلنے سے یا زخم کی دہشت سے مر گیا ہو تو بھی اس کا کھانا جائز ہے۔ شکاری کتے سے کئے ہوئے شکار کے حلال ہونے کا ذکر خود قرآن کریم میں موجود ہے چنانچہ فرمایا

قل احل لکم الطیّبٰت وما علمتم من الجوارح مکلبین تعلمونھن مما علمکم اللہ فکلوا مما امسکن علیکم واذکروا اسم اللہ علیہ (مائدہ ع ۱ / ۵)

سوال ۷

آٹھ سال ہوئے میری شادی ہوئی۔ ہم میاں بیوی ماضی میں بڑے محبت و پیار سے رہتے رہے۔ تاہم بیوی شروع سے ہی ڈاکٹری رائے کے مطابق بیمار رہے۔ اور اس کی اس لمبی شدید بیماری کے پیش نظر میں دوسری شادی کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن میرے اچھے سلوک کے باوجود بیوی دوسری شادی کرنے کی اجازت نہیں دیتی کیا میں بہ امر مجبوری اس بناء پر اپنی بیوی کو طلاق دے سکتا ہوں۔

جواب

جہاں تک اخلاقی ذمہ داری کا تعلق ہے خاوند کو چاہیئے کہ وہ بیوی کی رضا مندی کو خاص اہمیت دے اور کوشش کرے کہ بیوی حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے اور خاوند کے سابقہ اچھے سلوک کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس پر اعتماد کرے اور اسے دوسری شادی کی اجازت دے دے کیونکہ اچھے اور محبت کرنے والے خاوند کی حقیقی ضرورت کا خیال رکھنا اور اس کا کہنا ماننا بیوی کی سعادت مندی کی علامت اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا موجب ہے غرض روحانی اور اخلاقی فرض تو یہی ہے کہ جو قدم بھی اٹھایا جائے باہمی رضامندی سے اٹھایا جائے، باقی جہاں تک قانونی جواز کا تعلق ہے خاوند کو اختیار ہے کہ اگر وہ اپنی بیوی میں کوئی اہم خرابی دیکھے تو اس کے مالی حقوق ادا کر کے اس سے علیحدگی حاصل کر لے۔

سوال نمبر ۸

(ا) نے ب سے قرضہ لیا (ا) یکمشت ادا نہیں کر سکتا اور ب قسطوں پر راضی نہیں شریعت کا کیا حکم ہے

(ب) (ا) یہ قرض ادا کئے بغیر فوت ہو گیا اس کی جائداد کوئی نہیں صرف ایک دوکان اس نے کرایہ پر لے رکھی تھی جو اب اس کے لڑکے نے مالک سے کرایہ پر لے لی ہے کیا ب اپنے قرضہ میں اس دوکان پر قبضہ کر سکتا ہے۔

جواب

(ا) الف کو چاہیئے تھا کہ وہ قرضہ ادا کرنے کی کوشش کرتا۔ اور اب اس کے فوت ہو جانے کے بعد اس کے بچوں کا فرض ہے کہ وہ یہ قرضہ ادا کریں

(ب) ب کو چاہیئے کہ وہ اپنا قرضہ وصول کرنے میں موسانہ اخلاق کا مظاہرہ کرے اور اگر یکمشت ادا نہیں کر سکتا تو قسطوں میں وصول کر لیتا مان جائے۔ اور مقروض کے وارثوں کو تنگ نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے فنظرۃ الی میسرۃ

(ج) مقروض کے وارث اس بات کے پابند نہیں کہ وہ اپنے ذرائع آمد خواہ دوکان عیب کے سپرد کر دیں۔ اور نہ ہی کرایہ کی دوکان میں وراثت چلتی ہے۔ مقروض کے رشتہ دار صرف اخلاقیات کے پابند ہیں کہ وہ کوشش کر کے بالاقساط اس کا قرضہ ادا کر دیں۔

سوال نمبر ۹

ایک شخص کی دو بیویاں ہیں۔ ایک بیوی سے لڑکا ہے۔ . . . . دوسری بیوی سے اس کا تعلق چار سال سے بہت کم ہو گیا تھا۔ یا منقطع تھا۔ چار سال کے بعد اس نے اس کا لمعلقہ عورت کو طلاق دے دی اور پھر اس عورت نے دوسری جگہ نکاح کر لیا طلاق کے تین ماہ بعد اس عورت کے لڑکی پیدا ہوئی۔ اب پہلا خاوند اس لڑکی کے ساتھ اپنے لڑکے کا نکاح کرنا چاہتا ہے۔ کیا یہ نکاح جائز ہے؟

جواب

جو صورت بیان کی گئی ہے۔ اس کے مطابق نکاح جائز نہیں۔ کیونکہ یہ نومولودہ اسی کی لڑکی ہے۔ اس کا لڑکا

اس لڑکی کا بھائی ٹھہرا اور بہن بھائی میں آپس میں نکاح جائز نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ اس مرد نے اس عورت سے چار سال سے تعلق ختم کیا ہوا تھا۔ لیکن وہ بہرحال اس کی بیوی تھی اس لئے اس دوران جو بھی بچہ پیدا ہوگا بمطابق ارشاد الولد للفراش وللعاہر الحجر ...... شرعاً اس کی نسبت میں شامل ہوگا۔ سوائے اس کے کہ وہ خود اس بیوی پر بچہ کے ناجائز ہونے کا الزام لگائے اور پھر باقاعدہ قاضی کی عدالت میں حسب ارشاد قرآن حکیم لعان ہو۔ یا پھر عورت بھی اس بچے کے ناجائز ہونے کا خود اقرار کرے۔ اس صورت میں پہلے خاوند سے نسب کی نفی ہوگی اور وہ لڑکی صرف اپنی ماں کی بیٹی بن باپ ہوگی لیکن پھر بھی احتیاط اس میں ہے کہ یہ نکاح نہ ہونے دیا جائے۔ کیونکہ ان کے بہن بھائی ہونے کا شبہ بہرحال باقی ہے۔

پس طلاق جبکہ عدالت حمل میں دی تھی تو اس عورت کی عدت دراصل وضع حمل تھی لیکن اس نے یہ عدت پوری نہ کی اور پہلے ہی دوسرے شخص سے نکاح کر لیا اور اس شادی پر ابھی چھ ماہ بھی نہ گذرے تھے کہ اس عورت کے لڑکی پیدا ہوئی۔ اس لئے یہ بچی دوسرے خاوند کی طرف شرعاً منسوب نہیں ہو سکتی۔

سوال نمبر ۱۰

کیا عورت اپنی لڑکی کے نکاح میں ولی بن سکتی ہے؟

جواب

نکاح کی اغراض کے لئے نہ تو عورت کسی لڑکی کی خود ولی بن سکتی ہے اور نہ ہی کسی اور مرد کو ولی مقرر کر سکتی ہے۔

سوال نمبر ۱۱

کون کون رشتہ دار ولی بن سکتا ہے

جواب

ولی نکاح لڑکی کے صرف مرد قریبی وارث رشتہ دار بن سکتے ہیں۔ مثلاً باپ دادا۔ بھائی۔ بھتیجا۔ چچا۔ چچا کے لڑکے وغیرہ اگر کسی احمدی لڑکی کے ایسے قریبی رشتہ دار نہ ہوں یا وہ اس کے مفاد کے سخت مخالف ہوں۔ نکاح کے معاملہ میں اسے نقصان پہنچانا چاہتے ہوں اور اس کی رضامندی کو بلاوجہ نظر انداز کر رہے ہوں تو پھر لڑکی ناظر صاحب امور عامہ کی اجازت سے کسی اور خیر خواہ مرد کو ولی مقرر کروا سکتی ہے۔ خواہ وہ مرد اس کا قریبی رشتہ دار نہ ہو۔ اور اگر ناظر صاحب امور عامہ سے ایسی پیشگی اجازت لئے بغیر بلا جائز ولی نکاح پڑھا دیا گیا ہو اور بعد میں ناظر صاحب امور عامہ نکاح کی اس کارروائی کی تصدیق کر دیں تو پھر بھی یہ نکاح صحیح اور شرعاً جائز ہو جائے گا۔

سوال نمبر ۱۲

رشتہ ابھی طے نہیں ہوا۔ کیا لڑکی والوں کے ہاں لڑکا آ کر رات قیام کر سکتا ہے

جواب

منگنی کے بعد نکاح یا رخصتانہ سے پہلے لڑکا اپنے ہونے والے سسرال کے گھر جا سکتا ہے۔ اُن کے ہاں رات بھی رہ سکتا ہے اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں۔ ہاں لڑکی کے پردہ کا اہتمام ضروری اور مناسب ہے

بقیہ لیڈر صفحہ ۲

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جس بات کو تم غلط سمجھتے ہو اس کے لئے مداہنت کرو۔ نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر تو عمل کرو کہ

لا یجرمنکم شنآن قوم ان
لا تعدلوا۔ اعدلوا

جماعت احمدیہ کا یہ دعوےٰ ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں تجدید و احیائے اسلام کے لئے کھڑا کیا ہے۔ آپ کو تو یہ دعوےٰ نہیں ہے اور نہ پرویز صاحب کو یہ دعوےٰ ہے اور نہ کسی اہل علم کو یہ دعوےٰ ہے۔ اگر آپ احمدیت کو فتنہ کہتے ہیں اور ناحق تعصب کی وجہ سے چوہدری ظفر اللہ خاں کی مخالفت کرتے ہیں تو اس کی سزا بھی بھگتو۔ چوہدری صاحب علی الرغم الانف اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر ہو گئے ہیں۔ اور انی مہین من اراد اہانتک کے مطابق آپ لوگ ایک دوسرے کی توہین کرتے رہیں گے۔ آپ "احمدیت" کو فتنہ کہیں گے تو آپ کو بھی فتنہ کہنے والے ہزاروں موجود ہیں۔ کاش آپ لوگ اس سے عبرت حاصل کریں اور اس شیطانی چکر سے رہائی پانے کی کوشش کریں۔ اے طبیب پہلے اپنا علاج کر۔ اگر واقعی "بے دینی" کے خلاف محاذ بنانا چاہتے ہو تو "احمدیت" کی جارحانہ مخالفت ترک کر دو۔ ہمیں بھی کام کرنے دو اور خود بھی کام کر کے دکھاؤ۔ بے دینی کی بیخ و بن اکھاڑنے کی یہی ایک صورت ہے۔ اصل فتنہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں نے ابھی تک اتنا اسلامی اخلاق بھی پیدا نہیں کیا کہ وہ ایک دوسرے کے اختلافات کو برداشت کریں۔ یہ فتنہ ہے جو تمہارے اندر سے پیدا ہو رہا ہے۔ اور جس نے تمام اسلامی ماحول کو گھناؤنا بنا رکھا ہے اگر بے دینی کے خلاف کامیابی سے جہاد کرنا چاہتے ہو تو احمدیت سے انصاف کرنا سیکھو جب تک اس کے برخلاف اشتعال انگیزی کرتے رہو گے۔ تم آپس میں بھی لڑتے رہو گے اور بے دینی کے خلاف تم کوئی متحدہ محاذ کامیابی سے نہیں بنا سکو گے۔

تاریخِ اسلام میں ایفائے عہد کی ایک قابلِ رشک مثال

تحریکِ جدید کے مجاہدوں کے لئے روشنی کا مینار

خلفائے راشدین کے زمانہ کا ذکر فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تفسیر کبیر جلد ششم جزچہارم حصہ سوم صفحہ ۲۰۹ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"ایک بدوی سے قتل ہو گیا اور اس کا مقدمہ قاضی کے سامنے پیش ہوا۔ قتل ثابت تھا۔ اس لئے فیصلہ ہوا کہ اسے قتل کی سزا دی جائے۔ اس نے قاضی کو کہا کہ میرے پاس کچھ یتیموں کا مال پڑا ہوا ہے۔ میں تو بے شک قتل کا سزاوار ہوں مگر میرے مرنے سے وہ یتیم بھی مر جائیں گے۔ میں نے ان کا مال زمین میں ایک مقام پر دفن کیا ہوا ہے اور میرے سوا اس کا کسی کو علم نہیں۔ مجھے تین دن کی اجازت دیجئے تاکہ میں جا کر وہ مال ان یتیموں کے حوالہ کر آؤں۔ قاضی نے کہا میں اجازت تو دیدوں مگر تمہارا ضامن کون ہے۔ ہمیں کیا پتہ ہے کہ تم واپس بھی آؤ گے یا نہیں؟ جنگلوں میں جو قومیں بستی ہیں ان کا پتہ لگانا بڑا مشکل ہوتا ہے اس لئے قاضی نے ضامن کا مطالبہ کیا۔ اس نے ادھر اُدھر دیکھا اور حضرت ابوذر غفاریؓ پر نظر ڈال کر کہا یہ میرے ضامن ہیں۔ قاضی نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ اس کی ضمانت دینے کیلئے تیار ہیں انہوں نے کہا ہاں۔ چنانچہ اسے چھوڑ دیا گیا اور وہ چلا گیا۔ جب تیسرا دن آیا تو عصر کے وقت اس کا انتظار کیا جانے لگا۔ سورج غروب ہونے میں دو گھنٹے رہتے تھے۔ پون گھنٹہ گذرا مگر وہ نہ آیا۔ جب وقت گذرنے لگا اور اس بدوی کا کچھ پتہ نہ لگا تو حضرت ابوذر غفاریؓ جو ایک مخلص صحابی تھے ان کی جان خطرہ میں دیکھ کر مسلمانوں میں گھبراہٹ پیدا ہوئی ..... بہرحال وقت گذرتا جا رہا تھا اور لوگوں میں بے چینی اور اضطراب بڑھتا جا رہا تھا کہ یک دم انہوں نے دور سے گرد اٹھتی دیکھی اور انہیں محسوس ہوا کہ ایک شخص بے تحاشا اپنے گھوڑے کو دوڑاتا چلا آ رہا ہے۔ وہ گھوڑا اتنی تیزی سے دوڑ رہا تھا کہ جب وہ مجلس میں پہنچا تو اس کا گھوڑا گرا اور مر گیا۔ لوگوں نے دیکھا کہ وہی بدوی تھا جس کا انتظار کیا جا رہا تھا۔ اس نے کہا۔ میں یتیموں کا مال دے آیا ہوں اور اب حاضر ہوں۔ مجھے بے شک قتل کر دیا جائے۔ اس کی اس وفاداری اور ایمانداری کا اتنا اثر ہوا کہ مقتول کے وارثوں نے کہا کہ ہم اپنا خون اس کو معاف کرتے ہیں۔"

اللہ اللہ! شمع رسالت کے پروانوں نے اخلاق کی ہر نوع کا ایک عظیم الشان نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ ایفائے عہد کا یہ سبق آموز واقعہ تاریخِ اسلام کے اوراق میں ایک روشن مینار ہے جس کی روشنی میں تحریک جدید کا ہر مجاہد اپنی منزلِ مقصود تک بآسانی پہنچ سکتا ہے اپنے عہد کو ہمیشہ مستحضر رکھئے اور اسے جلد از جلد پورا کرنے کی اس مومن بدوی کی طرح سرتوڑ کوشش فرمائیے۔

کہ آپ کے لئے ایفاء عہد کی آخری تاریخ ۳۱ راکتوبر ۱۹۶۲ء ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

بجلی کے بلوں کی ادائیگی

ربوہ میں بجلی کے بلوں کی ادائیگی کے لئے انتظام کیا گیا ہے کہ ہر ماہ کی ۶ تاریخ سے لیکر ۱۰ تاریخ تک صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک بجلی کے دفتر واقعہ کوٹھی سیٹھ اللہ جوایا صاحب محلہ دارالبرکات میں لئے جایا کریں گے۔

علاوہ ازیں مستورات صرف گیارہ اور بارہ تاریخ کو مندرجہ بالا اوقات میں بل ادا کر سکیں گی۔ ان تاریخوں میں مرد بل ادا نہیں کر سکیں گے۔ پردہ کا انتظام ہوگا۔ (ناظر امور عامہ)

درخواستِ دعا:۔ (از محترمہ بیگم صاحبہ حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب رضی اللہ عنہ)

عاجزہ کی ہمشیرہ عزیزہ ہاجرہ بیگم تا حال بیمار ہے اور چلنے پھرنے سے معذور ہے مجھے عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بواسیر کے عارضہ کی وجہ سے بہت تکلیف ہے بہت سے علاج کروانے کے باوجود ابھی کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ تمام احمدی بزرگوں بھائیوں اور بہنوں سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میری ہمشیرہ کو اپنی قدرتِ خاص سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے آمین۔ بیگم عبد اللہ الہ دین سکندر آباد حال وارد ڈھاکہ)

لجنہ اماءاللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کی مختصر روئداد

پہلا دن — ناصرات الاحمدیہ کا اجلاس

مورخہ ۱۹؍ اکتوبر ۱۹۶۲ء بروز جمعہ

لجنہ اماء اللہ کے ہال میں ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام شروع ہوا اجتماع کا آغاز عمارت کے وسیع صحن میں کھیلوں کے مظاہرہ سے ہوا یہ کھیلیں صبح سات بجے شروع ہوئیں اور ان میں بیرونی مقامات سے آنے والی ناصرات الاحمدیہ کے علاوہ ربوہ کے نصرت گرلز ہائی سکول اور جونیئر ماڈل سکول اور دارالیمین سکول ربوہ کی طالبات بھی شامل ہوئیں کھیلوں کو بڑے شوق سے دیکھا گیا اور بچیوں نے بڑے ذوق و شوق سے حصہ لیا

کھیلوں کے بعد ۹ بجے ناصرات الاحمدیہ کے گروپ اپنے امتیازی علم تھامے ترانے گاتے ہوئے ہال میں داخل ہوئے اور ترتیب سے بیٹھ گئے جس کے بعد زیر صدارت حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ تلاوت قرآن پاک سے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی جو امۃ الکریم اقبال دیم لکھنے کی۔ لاہور کی ناصرات نے ترانہ "ناصرات الاحمدیہ! آج اپنی عید ہے" پڑھا۔ ترانے کے بعد حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ صاحبہ نے اپنے خطاب کے ساتھ کارروائی کا افتتاح فرمایا۔

حضرت ام متین صاحبہ کی تقریر

تشہد و تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا کہ آج کا دن بچیوں کے لئے اس لئے مبارک ہے کہ انہیں سال کے بعد پھر ایک دفعہ اپنے مرکز میں اکٹھا ہونے کا موقع ملا ہے اس اجتماع میں حصہ لینے کے ذوق و شوق سے ظاہر ہوتا ہے کہ بچیوں میں دینی شعور روز افزوں ترقی پذیر ہے یہ خوشنما جھنڈے یہ خوش الحان ترانے یہ تیاریاں ظاہر کرتی ہیں کہ اگر اس پودے کو سینچا جائے تو یہ بابرگ و بار نخل بن سکتا ہے لیکن ناصرات الاحمدیہ میں شامل ہونیوالی بچیوں کے لئے ناصرات کے لفظ کا مفہوم سمجھنا بھی ضروری ہے ناصرات الاحمدیہ کا مطلب یہ ہے کہ احمدیت کی مدد کرنے والی بچیاں۔ احمدیت کی مدد اسی طرح ہو سکتی ہے کہ تم احمدیت کے لئے چٹان ثابت ہو جاؤ تمہارے اندر احمدیت کے لئے ہر قسم کی قربانی کا جذبہ ہو آپ نے ناصرات الاحمدیہ کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ یہ زمانہ تربیت کا زمانہ ہے اس کے بعد کام کا زمانہ آئے گا آج اگر تیار ہو گی تو کل احمدیت کے لئے ستون بن سکو گی احمدیت کے قیام کی اغراض و مقاصد یہی ہیں کہ ہم اسلام کا صحیح مفہوم سمجھیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے واقفیت ان کی کامل اطاعت و فرمانبرداری اور ان کے اقوال و اعمال کی مکمل پیروی ہی سے ہم صراط مستقیم حاصل کر سکتی ہیں اسلام سے واقفیت تم میں وہ جذبہ وہ امنگ وہ تڑپ پیدا کرے گی کہ تم ساری کائنات پر دین کا پیغام لے کر چھا جاؤ۔ نگرانوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے حلقہ جات کی ناصرات کی تربیت اس رنگ میں کریں کہ وہ ایک نمایاں کردار کی مالک ہو جائیں۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے بچیوں کو مخاطب کرتے ہوئے انہیں اس عمر میں اچھی عادات اپنانے کی تلقین کی اور انہیں موجودہ زمانے میں مغربیت کی تقلید میں فیشن پرستی کے نقصانات سے آگاہ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الحیاء من الایمان اس ارشاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ناصرات کی ہر ممبر کا فرض ہے کہ وہ نیکی حیا اور وقار کو اپنا شعار بنائے۔ دین کے لئے غیرت۔ سچائی۔ امانت داری۔ ایک احمدی بچی کی نمایاں خصوصیات ہونی چاہئیں آپ نے نگرانوں کو ہدایت کی وہ آئندہ اپنی سالانہ رپورٹوں میں اس امر کا ذکر کیا کریں کہ کونسی لڑکی نے ہر لحاظ سے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ پیش کیا تا کہ اسے انعام دیا جا سکے

اس تقریر کے بعد راولپنڈی کی رعنا اور مہر نگار نے نظم سنائی اور بڑے گروپ کا تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ اس مقابلہ میں تین عنوانوں پر تقاریر کی گئیں۔ صداقت حضرت مسیح موعودؑ۔ ہم احمدی کیوں ہیں اور پردہ۔ ججز کے فرائض محترمہ جمیلہ عرفانی کراچی۔ محترمہ صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ لاہور اور محترمہ نصرت راشدی صاحبہ سیالکوٹ نے ادا کئے ان کے فیصلہ کے مطابق مندرجہ ذیل لڑکیوں نے پوزیشن حاصل کی۔

نورجہاں بشریٰ	(کراچی)	اول
حفیظہ صادقہ	(ربوہ)	دوم
امۃ الودود	(راولپنڈی)	سوم
سلمٰی	(سرگودھا)	سپیشل

اس کے بعد بڑے گروپ کا تلاوت کا مقابلہ ہوا۔ مس منظور النساء ایم اے استانی امۃ الرشید شوکت اور محترمہ امۃ السلام صاحبہ نے ججز کے فرائض سر انجام دیئے۔ اس کا نتیجہ مندرجہ ذیل رہا۔

امۃ السلام	سیالکوٹ	اول
کلثوم	ربوہ	دوم
ثریا	سیالکوٹ	سوم

بڑے گروپ کے تلاوت کے مقابلے کے بعد چھوٹے گروپ کا مقابلہ ہوا اس کا نتیجہ مندرجہ ذیل تھا

سعیدہ قمر	سیالکوٹ	اول
رشیدہ	سرگودھا	دوم
خالدہ	ربوہ	سوم

اس مقابلے کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے اختتامی تقریر میں سیالکوٹ کی لجنہ کی تعریف فرمائی

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس ٹھیک تین بجے شروع ہوا اس اجلاس کی صدارت بھی حضرت محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ نے فرمائی اجلاس کا آغاز وسیمہ سرگودھا کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا پھر حفیظہ صادقہ نے نظم پڑھی اس کے بعد چھوٹے گروپ کے تقریری مقابلے شروع ہوئے اس مقابلے میں ججز کے فرائض محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ محترمہ استانی امۃ الرشید شوکت صاحبہ اور محترمہ شاکرہ صاحبہ لاہور نے سر انجام دیئے اس مقابلے میں دیانتداری فرمانبرداری اور خلفائے راشدین میں سے کسی ایک خلیفہ کے حالات پر مختلف تقریریں کی گئیں اس میں ربوہ کی نزہت نے اول کراچی کی نصرت عبدالمالک نے دوم سیالکوٹ کی امۃ الودود نے سوم اور سرگودھا کی شریف النساء نے سپیشل انعام حاصل کیا

لاہور کی بچیوں نے پھر ترانہ پڑھا اور انعام حاصل کیا

اس کے بعد بیت بازی کا مقابلہ ہوا جس میں صرف درثمین، کلام محمود اور درعدن کے اشعار پڑھے گئے بیرونی ناصرات نے ربوہ کی ناصرات کے مقابلے میں اشعار پڑھے لیکن بالآخر ربوہ کی لڑکیاں جیت گئیں پھر حضرت محترمہ صدر لجنہ مرکزیہ نے انعامات و اسناد تقسیم کئے حضرت محترمہ صدر صاحبہ نے آخر میں پھر ناصرات الاحمدیہ کے کام کی تعریف فرمائی اور دعا کے بعد یہ اجتماع بخیر و خوبی ختم ہو گیا

شامل ہونے والی ناصرات کی کل تعداد گیارہ صد تھی جن میں مقامی ناصرات کے علاوہ مندرجہ ذیل مقامات کی ناصرات نے بھی شرکت کی:۔

سرگودھا۔ راولپنڈی۔ ربوہ۔ کھاریاں۔ کوٹ سلطان۔ لائل پور۔ احمد نگر۔ لاہور۔ سیالکوٹ رحیم یار خاں لپشادر۔ کراچی منٹگمری اوکاڑہ۔

جماعتی تاریخی میوزیم

ایک ضروری وضاحت

احباب اس وقت صرف یہ اطلاع بھجوائیں کہ ان کے پاس اس قسم کا (مثلاً از قسم پارچات و مسودات و خطوط وغیرہ) تبرک ہے، فی الحال نہ تو تبرک بھجوانے کی ضرورت ہے اور نہ ہی مطلوبہ تفصیلات کے متعلق کارروائی مکمل کرنا ضروری ہے صرف اطلاع درکار ہے۔ اطلاع ملنے پر کمیٹی ہذا کی طرف سے ایک مقررہ فارم بھجوایا جائے گا جس کا پر کرنا صاحب تبرک کے لئے ضروری ہو گا بہرحال بعض لوگ تفصیل کے ساتھ اپنے تبرکات بھی بھجوا رہے ہیں کہ اس پر بھی تصدیقی مہر لگا دی جائے یہ طریق درست نہیں اور نہ ہی اس طرح سیکرٹری کے پاس تبرکات بھجوانے کی ضرورت نہیں۔

(خاکسار ملک سیف الرحمٰن سیکرٹری تصدیقی کمیٹی برائے قیام جماعتی تاریخی میوزیم)

درخواست دعا

مورخہ ۱۴؍ اکتوبر کو محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ میں مکرم ملک منور احمد صاحب انچارج فضل عمر ریسرچ کے مکان کی بنیاد رکھی گئی۔

بنیادی اینٹ حضرت مولوی محمد جی صاحب نے رکھی بعض دیگر اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی بنیاد میں اینٹیں رکھیں جس کے بعد دعا کی گئی بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مکان کو ہر لحاظ سے ملک صاحب اور ان کے خاندان کے لئے مبارک کرے آمین

محترمہ رضیہ اختر صاحبہ بیگم چوہدری بشارت احمد صاحب کوٹ کرم بخش نے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرا دیا ہے بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کی تمام مشکلات کو دور فرمائے۔ ان کے بچوں کو صحت دے اور خادم دین بنائے۔

(مینیجر)

جماعتی تاریخی میوزیم

جن دوستوں کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی تبرک از قسم پارچات یا دستاویزات وغیرہ ہو وہ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ ہو خاکسار کو جلد مطلع فرما دیں تاکہ حسب فیصلہ صدر انجمن احمدیہ تصدیقی کمیٹی برائے قیام جماعتی تاریخی میوزیم برکات کی تصدیق کے متعلق کاروائی کر سکے جو دوست مطلوبہ تفصیلات بھجوا کر اپنے تبرک کے متعلق تصدیق حاصل نہیں کرے گا اور بغیر تحریری تصدیق کے دعویٰ کرے گا کہ اس کے پاس کوئی تبرک ہے تو جماعت اس کے اس دعویٰ کو قبول نہیں کریگی

مطلوبہ تفصیلات درج ذیل ہیں :-

۱- نام مع مکمل پتہ جس کے پاس تبرک ہے

۲- تبرک کی نوعیت (مثلاً کپڑا ہے، مسودہ ہے یا کوئی اور تحریر تفصیلاً)

۳- کتنے عرصے سے یہ تبرک اس کے پاس ہے

۴- یہ تبرک اسے کیسے ملا

۵- تصدیقی گواہ یا دستاویز

۶- کوئی اور ثبوت جو وہ دینا چاہے

۷- کیا یہ تبرک وہ عارضیاً یا مستقلاً جماعت کو دینے کے لئے تیار ہے

نوٹ :- جن دوستوں کے پاس کسی قسم کا کوئی تبرک ہے میں امید کرتا ہوں کہ وہ اس کمیٹی سے ضرور تعاون کریں گے اور کوئی دوست اپنے آپ کو اس سے مستثنیٰ نہیں سمجھے گا۔ کیونکہ یہ سب انتظام جماعتی مفاد اور مستقبل کے فوائد کے پیش نظر کیا جا رہا ہے اسی طرح احباب اس بات کا بھی اطمینان رکھیں کہ کسی سے کوئی تبرک اس کی مرضی کے بغیر نہیں لیا جائے گا اگر کوئی دوست خود اپنی مرضی سے جماعتی تاریخی میوزیم میں اپنے تبرک کو رکھوانا چاہے گا تو وہ رضاکارانہ طور پر ایسا کر سکے گا اسے اس کے لئے مجبور نہیں کیا جائے گا۔ والسلام

(خاکسار ملک سیف الرحمٰن سکرٹری تصدیقی کمیٹی جماعتی تاریخی میوزیم)

ایک مخلص کارکن کے لئے دعا کی درخواست

مکرم چوہدری عبدالرزاق صاحب مالک مجاہد کلاتھ ہاؤس ملتان شہر کچھ عرصہ لعارضہ بخار اور پیچش صاحب فراش رہے ہیں اب ان عوارض سے بفضلہ تعالیٰ افاقہ ہے لیکن آنکھوں پر دباؤ پڑ رہا ہے نظر کسی قدر متاثر ہے۔ مکرم چوہدری صاحب موصوف تحریک جدید کے سیکرٹری ہیں اور بڑے اخلاص سے اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں اور کوشش فرماتے ہیں کہ ہر مطالبہ پر پہلے اپنا نمونہ قائم کریں چنانچہ مسجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے لئے بھی آنمکرم نے ملتان شہر کی جماعت میں سب سے پہلے تین صد روپیہ ادا فرمایا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ان کی کامل صحت اور درازی عمر کے لئے قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

قہقہوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر

ماہنامہ قہقہہ لاہور

تازہ شمارہ شائع ہو گیا ہے

اپنے قریبی بک سٹال سے خریدیئے

دوسروں کی نگاہ

اور

آپ کا ذوق

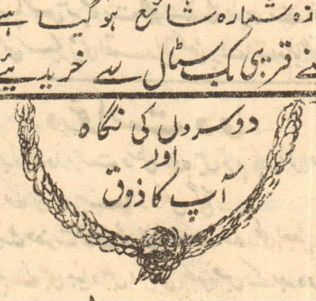

فرحت علی جیولرز

۲۹ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

فون نمبر ۲۶۲۳

ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں کی امداد میں حصہ لینے والے احباب

جن دوستوں نے گھٹیالیاں میں اجتماع کے موقعہ پر کالج کے نادار طلباء کی امداد میں حصہ لینے کی پیش کش کی ان کے اسمائے گرامی شکریہ کے ساتھ درج کئے جاتے ہیں۔

۱- چوہدری محمد علی صاحب مینیجر سٹیٹ سندھ ساکن گھٹیالیاں ... — ۱۰۰ نقد

۲- ” غلام فرید صاحب ولد چوہدری قاسم علی صاحب ہانگکٹ ضلع گوجرانوالہ ... — ۱۰۰ وعدہ

۳- ” سکندر خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھوڈی (سالانہ ادا کریں گے) ... — ۱۰۰ ”

۴- ماسٹر غلام محمد صاحب بدوملہی ایک طالب علم کی فیس ماہوار (” ”) ... — ۱۶ ”

۵- خواجہ قدرت اللہ صاحب ” ” ” ” ... — ۱۶ ”

۶- چوہدری محمد صادق صاحب مالوکے ” ” ” ... — ۱۶ ”

۷- ” رحمت علی صاحب مالوکے ” ” ” ... — ۱۶ ”

۸- چوہدری بشیر احمد صاحب چٹھہ ساکن بھول چک ضلع شیخوپورہ ” ” ... — ۱۶ ”

(یہ صاحب غیر از جماعت ہیں)

۹- جماعت احمدیہ سیالکوٹ کی طرف سے ” ” ” ... — ۱۶ ”

۱۰- چوہدری غلام محمد صاحب بھوڈی ایک طالب علم کی نصف فیس ” ” ... — ۸ ”

۱۱- ” غلام نبی صاحب سیکرٹری مال برائے پور براستہ چونڈہ۔ ایک سال کیلئے سائیکل۔

اس کے علاوہ ہم چوہدری ثناء اللہ صاحب ای۔ اے۔ سی کلاسوالہ کے بھی ممنون ہیں جنہوں نے زمین کے استعمال میں ہماری امداد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے آمین۔

(پرنسپل ٹی آئی ہائی سکینڈری سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

بچہ کے دوبصحت ہونے کی خوشی میں

مکرم چوہدری احسان اللہ صاحب اکاؤنٹنٹ احمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر کا بچہ عزیز نعیم اللہ کئی روز سے بیمار چلا آ رہا تھا لیکن اب اسے خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی افاقہ ہے مکرم چوہدری احسان اللہ صاحب نے اپنے بچہ کی بحالی صحت کی خوشی میں کسی غیر از جماعت دوست کے نام الفضل کا خطبہ نمبر سال بھر کے لئے جاری کرایا ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

درخواست دعا :- میرے لڑکے نے ایم اے ایک لڑکی نے B.A اور ایک لڑکی نے F.A اور نواسی نے B.A کا امتحان اس سال پاس کیا ہے اس خوشی میں مبلغ -/۵ روپیہ ارسال کر یں کسی مستحق کا نام اخبار جاری کر دیں احباب دعا کریں کہ یہ کامیابیاں آئندہ کے لئے سلسلہ اور ہمارے لئے بابرکت ہوں (میر ور حسین شاہ سکرٹری تعمیر ربوہ)

قابل فروخت مکان

ایک مکان پختہ جو دو کمروں اور ایک باورچی خانہ پر مشتمل ہے اور جو محلہ باب الابواب میں واقع ہے قابل فروخت ہے زمین کا رقبہ ایک کنال ہے مکان میں بجلی فٹ ہے اور پانی کے لئے ایک پختہ کنواں ہے خواہشمند احباب پتہ ذیل پر خط وکتابت کریں مقامی طور پر مکرمی مولوی فضل الٰہی صاحب انوری پروفیسر جامعہ احمدیہ کو ملیں۔

(حکیم مرغوب اللہ جلیل دواخانہ مین بازار شیخوپورہ)

آپ کی پسندیدہ

ساڑھیاں :-

پرفیکشن ہاؤس ۲۴ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

(حسن ایڈورٹائزنگ)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

راولپنڈی کے احباب کپڑے کی خرید کیلئے داؤد کلاتھ سٹور موتی بازار راولپنڈی میں تشریف لائیں

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۸۶۰ :- میں امۃ الحمید زوجہ چوہدری عطاء اللہ صاحب قوم باجوہ جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چہور چک ۱۱۲ ر ب ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳؍۹؍۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱- مہر سکہ ۵۰۰ روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے

۲- زیور طلائی بالیاں یک جوڑی وزن ایک تولہ مالیت -/۱۳۰

۳- ” سوئی ایک عدد وزن ایک تولہ مالیت -/۱۳۰ کل میزان -/۷۶۰

جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط الامۃ :- امۃ الحمید زوجہ چوہدری عطاء اللہ چہور چک ۱۱۲ ر ب ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد :- عطاء اللہ بقلم خود ولد چوہدری رحیم بخش صاحب چک چہور ۱۱۲ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد :- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ انسپکٹر وصایا کارکن وصیت حال چہور چک ۱۱۲ ر ب۔

نمبر ۱۶۸۶۱ :- میں سلیمہ بیگم زوجہ عطاء اللہ قوم جٹ کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چہور ۱۱۲ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ بارہ ستمبر ۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ۱- مہر -/۵۰۰ روپیہ بذمہ خاوند ۲- زیور طلائی کانٹے ایک جوڑی وزنی ایک تولہ مالیتی -/۱۳۰ کل میزان معہ مہر -/۶۳۰ ہے جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط۔ الامۃ :- سلیمہ بی بی اہلیہ چوہدری عطاء اللہ ساکن چہور ۱۱۲ ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد :- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا حال چہور چک ۱۱۲۔ گواہ شد :- عطاء اللہ خاوند موصیہ چہور چک ۱۱۲ ضلع شیخوپورہ

نمبر ۱۶۸۶۲ :- میں رحیم اللہ ولد حاجی نور احمد قوم راجپوت پیشہ دکانداری عمر ۶۹ سال تاریخ بیعت غالباً ۱۹۲۰ء ساکن حال کوئٹہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰؍۸؍۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت تقریباً -/۲۰ روپیہ یا کم و بیش ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

نوٹ :- کوئٹہ میں ایک مختصر مکان اور ایک معمولی حیثیت کی دکان محکمہ سیٹلمنٹ کی طرف سے میرے نام عارضی طور پر منتقل ہوئے ہیں۔ اب تک مستقل طور پر نہیں ہوئے۔ آخری فیصلہ ہونے پر وصیت اس جائداد پر بھی حاوی ہوگی۔ العبد :- رحیم اللہ ۲/۱۳ فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ۔ گواہ شد :- محمد عیسےٰ خان سیکرٹری اصلاح و ارشاد کوئٹہ۔ گواہ شد :- حافظ صاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ خان مکان ۳-۳۸/۲۸ ہری گشن روڈ کوئٹہ۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

نئے سیشن کے آغاز پر تعلیم الاسلام یونین کی افتتاحی تقریب

نئے عہدیداروں کی طرف سے نئے عزم اور نئے ارادوں کا اظہار

ربوہ ۲۲؍ اکتوبر۔ نئے سیشن کے آغاز پر کل مورخہ ۲۲؍ اکتوبر کو ۱/۲ ۱۲ بجے دوپہر تعلیم الاسلام کالج یونین کی افتتاحی تقریب کالج ہال میں نہایت سادہ اور پُر وقار طریق پر عمل میں آئی جس میں یونین کے نئے عہدیداروں نے برسرکار آکر موجودہ سیشن میں یونین کی متوقع سرگرمیوں کے متعلق نئے عزم اور نئے ارادوں کا اظہار کیا۔

جملہ ممبران اسٹاف اور طلبہ کے اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھنے کے بعد نئے عہدیداروں کا جلوس محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد ایم اے (آکسن) پرنسپل اور مکرم ڈاکٹر سلطان محمود صاحب ایم ایس سی۔ پی ایچ ڈی نگران کالج یونین کی معیت میں ہال میں داخل ہوا۔ جملہ حاضرین نے احتراماً کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا۔ محترم پرنسپل صاحب کے صدر کی جگہ پر رونق افروز ہونے اور دیگر عہدیداروں کے اسٹیج پر اپنی مقررہ جگہوں پر بیٹھنے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کالج کے ایک طالب علم منیر احمد صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم ڈاکٹر سلطان محمود شاہد نے یونین کی سال گذشتہ کی کارگذاری کا مختصر سا خاکہ پیش کرنے کے بعد موجودہ سیشن کے نئے سٹوڈنٹ پریذیڈنٹ جناب ارشد ترمذی کا تعارف کرایا۔ بعدہٗ آپ نے محترم پرنسپل صاحب سے نئے سیشن کا افتتاح کرنے کی درخواست کی۔ محترم پرنسپل صاحب نے نئے سیشن کے افتتاح کا اعلان فرمانے کے بعد نئے سٹوڈنٹ پریذیڈنٹ کو کرسی صدارت پر بیٹھ کر بقیہ کارروائی کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی ہدایت فرمائی۔ نئے سٹوڈنٹ پریذیڈنٹ نے کرسی صدارت سنبھالنے کے بعد حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے اس عزت افزائی پر ان کا شکریہ ادا کیا اور یقین دلایا کہ وہ اور ان کے رفقائے کار یونین کی شاندار روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اپنے فرائض پوری تندہی سے ادا کریں گے اور یونین کی نہایت مفید سرگرمیوں کا دائرہ وسیع کر کے کالج کی نیک نامی اور شہرت کا موجب بنیں گے۔ اس یقین دہانی کے بعد انہوں نے اپنے رفقائے کار کا باری باری تعارف کرایا۔ آخر میں محترم پرنسپل صاحب سے ان کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ چنانچہ آپ نے دعا کرائی اور پُر وقار افتتاحی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

مسجد محلہ دار الصدر غربی (ب) کا سنگ بنیاد

۷- اکتوبر ۱۹۶۲ء بروز اتوار ۵ بجے بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے مسجد محلہ دار الصدر غربی (ب) کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس غرض کے لئے بنیادی اینٹ حضرت اقدس سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں بھجوائی گئی تھی جو حضور نے دعا کے بعد صدر صاحب محلہ کو عنایت فرما دی تھی۔ اس اینٹ کو صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب نے اپنے ہاتھ سے محراب کی جگہ نصب کیا اس کے بعد جو صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس تقریب میں شامل تھے انہوں نے ایک ایک اینٹ رکھی اس کے بعد محلہ کی مسجد عاملہ کے اراکین نے بنیاد میں ایک ایک اینٹ رکھی۔ ازاں بعد دعا کی گئی جو ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی نے کروائی۔ اس تقریب کے بعد تمام حاضرین میں شرینی تقسیم کی گئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کی تکمیل اور آبادی کے سامان میسر فرمادے اور اسکو اعلائے کلمۂ حق کا موجب بنا دے۔ (چوہدری اللہ بخش۔ صدر محلہ دار الصدر غربی ب)

ولادت

مورخہ ۱۳؍۱۰؍۶۲ کو برادرم چوہدری منیر احمد صاحب عارف سیج پر کے ہاں اللہ تعالیٰ نے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے ازراہ شفقت نومولود کا نام نصیر احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچہ کو نیک اور خادم اسلام و احمدیت بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔

(خاکسار :- عبد الحکیم اکمل ربوہ)

روسی جہاز غرق کیا گیا تو امریکہ کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیا جائے گا

ناکہ بندی ناکام ثابت ہوئی تو امریکہ کیوبا پر بھرپور حملہ کر دے گا۔ کینیڈی حکومت کا فیصلہ

ٹوکیو ۲۵۔ اکتوبر۔ روسی خبر رساں ایجنسی "طاس" کے سربراہ نے جو ان دنوں جاپان کا دورہ کر رہے ہیں اعلان کیا ہے کہ اگر امریکہ نے کسی روسی جہاز کو غرق کیا تو روس امریکہ کے خلاف اعلان جنگ کر دیگا۔ آپ نے کہا اگر امریکہ نے کیوبا پر حملہ کیا تو اس صورتِ حال میں روس کیوبا کی مدد کرے گا۔ امریکی کانگرس اور سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا کہ امریکہ نے کیوبا کی ناکہ بندی کی صورت میں کیوبا پر بھرپور حملہ کرنے کا پروگرام تیار کر لیا ہے۔ امریکی دھمکی کے باوجود پچیس روسی بحری جہاز کیوبا کی جانب جا رہے ہیں۔ صدر کینیڈی نے کل شام کیوبا کی ناکہ بندی کرنے کے ایک فرمان پر دستخط کر دیئے۔ صدر نے حکم دیا ہے کہ کیوبا کو سامان لے جانے والے تمام جہازوں کی خواہ وہ کسی بھی ملک کے ہوں تلاشی لی جائے اور کیوبا کو اسلحہ کی ترسیل روک دی جائے مغربی جرمنی سے موصولہ خبروں کے مطابق برلن سے مغربی جرمنی کو جانے والی سڑک اور ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ روسی توپخانہ اور ٹینکوں کا زبردست اجتماع ہو رہا ہے۔

سیاسی مبصرین نے اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ کیوبا کی ناکہ بندی کے نتیجہ میں ترکیہ کو شدید خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ کیونکہ امریکہ نے ترکیہ میں کئی فوجی اڈے قائم کر رکھے ہیں جو روسی سرحد کے بالکل قریب ہیں ماسکو اور ٹوکیو میں کل نوجوانوں نے امریکی سفارتخانوں کے سامنے زبردست مظاہرے کئے روسی حکومت نے کل ایک امریکی مراسلہ مسترد کر دیا جو کیوبا کے خلاف امریکی اقدام کے بارے میں تھا۔

امریکی وزیر دفاع مسٹر رابرٹ میکنامارا سے کل رات دریافت کیا گیا کہ اگر روسی جہازوں نے رکنے سے انکار کیا تو کیا امریکی جہاز انہیں غرق کر دیں گے۔ وزیر دفاع نے جواب دیا کہ بحری کمانڈروں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ضرورت کے مطابق کم از کم طاقت استعمال کریں۔ کل شام ہی وزارت دفاع کے حکام نے کسی اختیار کے بغیر یہ اعلان کر دیا تھا کہ اگر ضرورت ہوئی تو اسلحہ کو کیوبا پہنچنے سے روکنے کے لئے روسی جہازوں کو غرق کر دیا جائے گا

صدر کینیڈی کے کیوبا کی ناکہ بندی کرنے کے اعلان کے بعد چوبیس گھنٹے کے اندر اندر اقوام متحدہ کے ارکان چالیس غیر جانبدار ملکوں کے نمائندوں نے کیوبا کے بحران کو حل کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ گھانا اور متحدہ عرب جمہوریہ کے نمائندوں کی قیادت میں انہوں نے کل صبح اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھانٹ سے ملاقات کی۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ، روس اور کیوبا سے اپیل کی جائے کہ وہ کسی قسم کے اقدام سے باز رہیں جس سے بین الاقوامی صورت حال اور سنگین ہو جائے۔ غیر جانبدار ممالک سلامتی کونسل میں پیش کرنے کے لئے ایک مسودہ قرارداد تیار کریں گے۔

جامعہ احمدیہ کے دو طلبہ کی نمایاں کامیابی

(بقیہ صفحہ اوّل)

کے مقالے شامل تھے۔ ان میں سے دو طلبہ محمد یوسف سلیم بی۔ اے اور محمود احمد بی۔ اے۔ بی۔ ایڈ کے پیش کردہ انگریزی مقالے بہترین قرار دئے گئے اور یہ دونوں سو سو روپے نقد انعامات کے مستحق قرار پائے فالحمد للہ علیٰ ذالک انہوں نے علی الترتیب حسب ذیل دو موضوعات پر مقالے لکھے تھے۔

I. Problems of Contemporary Preaching.

(عصرِ حاضر کے تبلیغی مسائل)

II. Problems of Administration of Mosques and social activities

(مذہبی و سماجی سرگرمیوں کے مراکز کی حیثیت سے مساجد کے انتظامی مسائل)

اللہ تعالیٰ ان ہر دو طلبہ کی یہ کامیابی خود ان کو اور جامعہ احمدیہ کو مبارک کرے اور اسے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور آگے چل کر یہ طلبہ قوم و ملک کے بہترین خادم ثابت ہوں۔ آمین۔

ضروری اعلان

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

احباب کو علم ہے کہ فضل عمر ہسپتال کے پاس اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ایمبولنس گاڑی موجود ہے۔ ڈھائی مہینے ہوئے کہ اس کا ڈرائیور بغیر اطلاع بھاگ گیا تھا اب کوشش اور تلاش سے ایک اچھا ڈرائیور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مل گیا ہے۔ لہٰذا اب حسب ضرورت ہسپتال کی ایمبولنس مریضوں کے استعمال کیلئے حسب قواعد لی جاسکتی ہے۔

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد
چیف میڈیکل آفیسر

چین نے شمال مشرقی سرحدی ایجنسی کے علاقہ میں پانچ اور بھارتی چوکیوں پر قبضہ کر لیا

تائیوانگ کے قریب بھارتی اور چینی فوجوں میں خون ریز جنگ

نئی دہلی ۲۵ر اکتوبر۔ چینی فوجوں نے شمال مشرقی سرحدی ایجنسی کے علاقہ میں پانچ اور بھارتی چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے اور اس علاقہ کے انتظامی مرکز تائیوانگ کا محاصرہ کر لیا ہے۔ تائیوانگ کے قریب بھارتی اور چینی فوجوں میں زبردست جنگ جاری ہے۔ چین نے کل بھارت کو مصالحت کی پیشکش کی ہے اور کہا ہے کہ چینی وزیر اعظم سرحدی تنازعہ کے بارے میں بات چیت کرنے کے لئے بھارت آنے کے لئے تیار ہیں۔ چین نے جنگ ختم کرنے اور اپنی فوجوں کو پیچھے ہٹانے کی پیشکش بھی کی ہے۔ بھارتی وزیر دفاع نے کہا ہے کہ جب تک ایک بھی چینی فوجی بھارتی علاقہ میں موجود ہے۔ بھارت جنگ جاری رکھیگا

بھارتی حکومت نے کل اعلان کیا ہے کہ اگر چینی حالیہ جنگ سے قبل اپنی چوکیوں تک ہٹ جائیں تو بھارت سرحدی تنازعہ کے حل کے بارے میں بات چیت کے لئے تیار ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ بھارت مذاکرات کے لئے وزیر اعظم چواین لائی کی پالیسی اور مناسب نمائندے کو خوش آمدید کہے گا لیکن یہ ضروری ہے کہ چینی فوجیں آٹھ ستمبر کی پوزیشن تک واپس چلی جائیں۔ بھارتی وزارت دفاع کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ چینی فوجوں نے شمال مشرقی سرحدی ایجنسی کے علاقہ میں پانچ اور بھارتی چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے اور اس علاقہ کے نظم و نسق کے ہیڈ کوارٹرز تائیوانگ کے قریب دونوں ملکوں کی فوجوں میں خونریز جنگ ہو رہی ہے۔ چینی فوجوں نے شہر کا محاصرہ کر لیا ہے اور خیال ہے کہ وہ کسی وقت بھی اس پر قبضہ کر لیں گی۔

بھارتی وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن نے کل بمبئی میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے دعوےٰ کیا کہ بھارت، تمام چینی فوجوں کو اپنے علاقے سے نکال باہر کرے گا۔ ہماری فوج اور حکومت کسی حالت میں بھی شکست تسلیم نہیں کرے گی۔ انہوں نے کہا جب تک چینیوں کا بھارت کے علاقہ پر قبضہ ہے دونوں ملکوں میں مذاکرات کا سوال پیدا نہیں ہوتا

صوبائی اسمبلی کا اجلاس وسط نومبر میں ہو گا

لاہور ۲۵ر اکتوبر۔ مغربی پاکستان اسمبلی کے سپیکر مسٹر مبین الحق صدیقی نے کل یہاں بتایا کہ اسمبلی کا اجلاس نومبر کے وسط میں بلایا جائے گا۔ مسٹر مبین الحق صدیقی کل شام کل یہاں ٹی بی ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام کے لائڈ ورڈ میڈیکل کالج میں ایک استقبالی تقریب کے موقع پر تقریر کر رہے تھے

پاکستانی سفیر کی چین کے نائب صدر سے ملاقات

پیکنگ ۲۵ر اکتوبر۔ چین میں پاکستان کے نئے سفیر نواب زادہ اے ایم رضا نے کل رات جمہوریہ چین کے نائب صدر سے ملاقات کی نیو چائنا نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق دونوں زعماء نے دوستانہ بات چیت کی۔

گورنروں کی کانفرنس میں ترقیاتی منصوبوں پر غور

راولپنڈی ۲۵ر اکتوبر۔ گورنروں کی کانفرنس کے دوسرے روز اہم قومی مسائل پر غور کیا گیا۔

درخواست دعا

میرا تیسرا لڑکا عزیزم میاں محمد عباس کیلیفورنیا یونیورسٹی (برکلے برانچ) میں پی ایچ ڈی کے لئے داخل ہوا ہے۔ عزیز انجینئر ہے اس نے الیکٹرو میگنیٹک تھیوری اور مائیکرو ویو میں ماہرانہ علم ایم ایس سی میں حاصل کیا تھا۔ اب پی ایچ ڈی کر رہا ہے۔ کیلیفورنیا یونیورسٹی برکلے برانچ علوم مذکورہ بالا میں دنیا کی اولین دو تین یونیورسٹیوں میں سے ایک ہے۔ اس لئے وہاں داخلہ لینے کے لئے تمام دنیا کے ممالک کے نوجوان کوشش کرتے ہیں۔ ان میں سے ۳۰۰ کو منتخب کرنا تھا۔ اور پھر ان ۳۰۰ میں سے بھی ٹیچنگ فیلوشپ صرف دو کو ملنا تھی۔ عزیز کی خوش قسمتی ہے کہ ان دو میں سے ایک فیلوشپ عزیز حاصل کرنے میں کامیاب ہوا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اب عزیز محسوس کر رہا ہے کہ یہاں اپنے تعلیمی ریکارڈ کو قائم رکھنا آسان نہیں ہوگا۔ اس لئے وہ خصوصیت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دنیوی علوم کے ساتھ ساتھ اپنی رضا کے علوم سے بھی اور خدمت اسلام کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(عطاء اللہ عفا اللہ عنہ مانٹریال کینیڈا)

نوٹ:۔ مکرم میاں عطاء اللہ صاحب نے اس خوشی میں دس مستحق احباب کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کر دیا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مینیجر الفضل)

---

۴ کانفرنس کا دوروزہ اجلاس ساڑھے پانچ گھنٹے تک جاری رہا۔